

گرنے اور خود خانی اور احساس برتری کا
شاید بھی دیکھنے میں بھی آسان تھا، جو بھی
ایچے دینی کارکنوں اور دردہ میں مرکز میں
بُنے نظری تربیت یافتہ خفتہ اسی میں
یک تاریخی تاریخی صفت ہے۔

ذی قعده ۱۹۵۶ء (ستمبر ۱۹۵۶ء)

میں خفتہ مژہ مژہ مولانا عبدالقارار

میں خفتہ رائے پوری کی ہم رکابی میں رام
سطر پر پیچہ چڑھنے اور فیقوں اور ندوی

فُضلاً کے ساقچہ حج و دعوت دلوں سے

مقاصد کے لئے "حاجز ہوا، اس
دوسار کی تفتیت میں دل کا بندوقی کام

بکھر دیتے تھے اور گاہنا، میکن
جیا زادہ سمع و تعارف ہو گا تھا، میکن

جیا زادہ اعلیٰ دادی ملکہ اپنے پیارے اس سے
یا توپ عقل تھا ایسا اجنبی واقعہ اس کے

حقوق سے تعلق وار تبااط، دینی دعوت
تھیں داعر افراد سے آئے گئے ہمیں پڑھا

یک مولانا عبدالقارار کی گھری اور
راک دین داری، اغلاں اپنے اہماں اور

زایدہ نزدیکی پر سیکا اتفاق تھا۔ بھج زادہ
تیکیں سیکنے میں دل کا بندوقی کام

اسی زمانہ میں ایک دھوق دوڑہ پر سودان
گھے ہوئے تھے جسے پھونکنے کے دوی

مقاظی مسعود صاحب نائب مدینہ مطہرہ
امکرمۃ اور حجاز کے معروف ادیب
و محقق تھے۔

مولانا عبدالرشد صاحب بیانی
اسی زمانہ میں ایک دھوق دوڑہ پر سودان
خالص تسبیح سفر بھی کے، اور بعض ایم

موقات مثلاً "الحمل" الٹری، طفیل،
ع. زیرید غیرہ جانا ہوا، دلائیں کہیں

العتبة الخضراء کے ہوٹل خندق
ابوالان میں با، اس کے بعد ہم دلوں کے
شہنشاہی فرمان، میکر دہمن کی رعایت

دیکی تھیں کے دفتر میں جو جامعۃ اللہ
کرنے کا کھانہ اور مسجد اور مساجد

محلہ اصلیعہ زمانہ میں کھانہ پر
تمہارے سرپرست تھے اور پرانی موجودگی کا

کے خداوندی اور مساجد کے دوڑہ کے
تھا تامیم زمانہ میں کھانہ پر

کے دوڑہ اور مساجد کے دوڑہ کے میں
پاروں سے سفریں کی تھیں اور پرانی موجودگی کا

کے دوڑہ اور مساجد کے دوڑہ کے میں
پاروں سے سفریں کی تھیں اور پرانی موجودگی کا

کے دوڑہ اور مساجد کے دوڑہ کے میں
پاروں سے سفریں کی تھیں اور پرانی موجودگی کا

کے دوڑہ اور مساجد کے دوڑہ کے میں
پاروں سے سفریں کی تھیں اور پرانی موجودگی کا

کے دوڑہ اور مساجد کے دوڑہ کے میں
پاروں سے سفریں کی تھیں اور پرانی موجودگی کا

کے دوڑہ اور مساجد کے دوڑہ کے میں
پاروں سے سفریں کی تھیں اور پرانی موجودگی کا

کے دوڑہ اور مساجد کے دوڑہ کے میں
پاروں سے سفریں کی تھیں اور پرانی موجودگی کا

کے دوڑہ اور مساجد کے دوڑہ کے میں
پاروں سے سفریں کی تھیں اور پرانی موجودگی کا

حکمتِ حملہ اور پاکستانی وزیرِ اعظم نبہلے نظیر کے شیدائیوں کی

پاکستان کے لیے ضایا مرحوم کاظم اور سوال
پر دو گرام کے مطابق سفری پاکستان کی کوشی پر دو
لائیں، تو جیسا کہ اگر کوئی نہ جائے پھر کے
فلاں شکافت نہیں اور بھنگرا اگر کوئی نہیں
استقبال کیا، سارے اختیارات من دو ڈال
گئی۔ اخوبوئے ایک دن ملک کے درجنوں
کو اکٹھا کر اپنے اشتہان کی خدمت کے ساتھ
کیا جائے تھے، ملک دبیرین ملک کے درجنوں
کو اکٹھا کر اپنے ایک مال کو اس وقت شہید
انظہم کو عالم کرنا پاک اک دو ڈال کے کھوں
کیا جائے تھے، اس کا بچ پوچھ دھپی باتا کیا جی
تبلیغ اجتماعی میں شرکت کے لئے باندہ تشریف
لے گئے، داہی میں اپنے قدیم تعلق د
اس کے بعد وہ دوسروں کا رکھا۔

اگلے دن یعنی الیکٹرونی کی صورت پی آئی
کا حصہ بیلارے و زیر اعظم کو اپنے مذہب
روانہ ہو گیا، حرم یوسی میں ان کو تقدیر کیا تھا
جسے ریاض احمد اور جو اسلامی شریعت کی حدود
سیشن کے لیے میر خاک، میر جوہر قائم کی
بیشتر اکان تے یہ دقت اس طریقہ کیا تھی
وہ پنکہ پر اسے ہوں، تو اپنی کا ایسی اور
خشوع و تضویں کے ساتھ مصلحت و ملام کا ہذا
پیش کرتے کے بجائے یہ قسمی ملات روشنہ اور
کے ارگوڑہ مختلف چیزوں کے باسے میں میٹے
صال کرنے اور تصویریں کھوپنے کے لیے تھا
یہی تھے اس کے لئے اپنے اکٹھا کر اپنے ایک
خاص خالہ کا گیا تھا کہ عالم اسلام کی بیلی
مسلم خاتون و زیر اعظم زیادہ سے زیادہ بجا
و با جا ب نظر آئے۔

ای رات کو دیجے محترم بے نقیبے تھے
تالیق کے ساتھ عمرے کے لیے تھے
مکملہ مکملہ اکٹھیں دوست پاک کے دو ڈال سے
اندازی طور پر گفتگوں میں مصروف تھیں تو غرب
کا دوست بھی پہنچا گیا اپنے اکٹھنے کے لیے اور
مجنزوب صفت دوست مغرب کی اذان دے
وہ سطحی کے جذبات کا پاپا ہوا اس کا
جذبہ بھی پہنچا گیا اس کے لیے میر خاک
کو شہر پڑھنے کا حق ہوا۔ میر خاک
کے لیے رکنیں اور خطاب عام کے بعد
مکملہ مکملہ اکٹھیں دوست پاک کے دو ڈال سے
تھے جان جان افریقی کے پردرکی، اور
ان کو پر شہر پڑھنے کا حق ہوا۔

مجنزوب صفت دوست مغرب کی اذان دے
وہ سطحی کے جذبات کا پاپا ہوا اس کا
جذبہ بھی پہنچا گیا اس کے لیے میر خاک
کو شہر پڑھنے کا حق ہوا۔

مولانا نانے اپنے دو فریضہ میں
موری عبد الرشید مولوی عبد الرحیم

کو دارالعلوم میں تعلیم بھی دلانی۔

سیاسی و سلطی کے اس طویل سفری
کو تھی پرے ظیفر صاحب تھے ایک پر جو میں
کانفرنس سے خطاب کیا جو یورپی ہٹھیں
دنیوں میں مدد کر جوں شریعت سے درستہ کئے
کوکش کی، تاک ان کی ہر باری اور بھروسے
کے نہوں سے حرم کا تقدیس بخود شہر،
غایبیں پس پی دے بے ظیفر کا دادہ شدید
مدرسے دوسرے میں احتی از اسی مدد کے
غرضیت اور ایسا متفہ وظیفہ تھے۔
بسا اوقات اسیں محرمرے تھی کہ جو کسی ایسی
ستی پری، مگر کہ ہر ہے، اور یہ سلسلے کے لیے
ایک عمر جا بیسے، تھے کہ وہ اسے وفاقت کے بعد،
جب مروہ رضا غرفہ بالا تھا کیے
یہیں اپنی پالیسی کیا ہوگی؟

لکھنؤ کے معروف علماء

شہزادہ العین رزقانی حنا

مجموعہ و تصریح

طلابِ قرائیں

کارکٹر تھمہ سیدیمان غفرنی و سوت

بوسعت بدلتے۔

لکھنؤ

بریجیات، تھی
محاذیتی تھی، دوست جماعت کی
تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

کی تیادت کی تھی، جو بھی کچھ ایک دوست

مسافر خانوں اور مسلم یوتھ ہوستلز کیلئے قابل عمل منصب



اجنبی بیت العوام اتر پر دیش کی تحریک جو ہر بڑے قصبه اور شہر میں مقامی بکھڑوں کے لئے درائے اور وسائل سے مسافر خانوں کے قام کے سلسلہ میں چلا گی جا رہی ہے، کامیابی کی طرف کامران سے اور ثابت نتائج سامنے آتے ہیں۔ بکھڑوں کی تشكیل کی جا رہی ہے۔ اور اجنبی کے لئے نشانہ برائے سال ۱۹۸۹ کے مطابق پانچ بڑے قبیلوں اور شہروں میں مسافر خانوں کی تاسیس کی امید کی جاتی ہے۔ اجنبی نے یہ ایسا غاہر کیا ہے جو عالی یوتھ ہوستل کے ہزار پر دو بر تھین بر تھین سسٹم پر بنی ایک لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک چھوٹا مسلم یوتھ ہوستل کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اور جو ایک مرتبہ سرمایہ کاری کے بعد خود دھن ہو گا۔ پھر کسی دنی امدادی ہدایت نہ رہے گی۔ بڑے شہروں میں شایان شاہن مسافر خانہ بکھڑوں کی تواہ دید پر منحصر ہے۔

دوسری طرف اب صوبہ بر سر کارنے بھی اپنے معادن ادارہ اتر پر دیش وقف دکاں نگم لندن لکھنؤ کو مجاز کر دیا ہے کہ صوبہ میں اوقات کی تزویں عالی کے پیش نظر ایسے سنی و شیعہ اوقات کو جو بھی بیل اشیاء وہ فعالی زمینوں پر پہنچا سی، مسافر خانہ، لائبریری، بہستان دکانیں یا رہائشی کالوں اور غیرہ بنانا یا ہم تو تعمیری اخراجات کا پورا روپ بغیر سود کے کے کو اپنی اور متوفی کی نگرانی میں یہ کام کر دے۔ مندرجہ بالا کاموں کے لئے نجک و دفت کے پاس ایک کوڈ روپیہ کی قسم رکھی گئی ہے۔ ایسے اوقات جو علی الاداد لئے زمہ میں آتے ہیں، اگر کس انتظامی سے فائدہ اٹھانا چاہیں تو اپنے مستحقین (Beneficiaries) کی اجازت سے اپنے دتف کو نی سیل اللہ جسٹر ڈ کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مندرجہ بالامقاصد کے لئے یہ سرکاری ادارہ دتف کے دینے گئے پروجکٹوں پر کام کرنے کے عوض میں لاگت کا چھٹا نی صدی سالانہ دصول کرے گا، اور اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے تعمیر سے ہونے والی آمدنی کا ساتھ فی صدی بھر اکرے گا۔ اور یہ میں فی صدی متعلقہ دتف کے لئے امور انعام فیٹ کے لئے چھوڑ دے گا۔ قرض کی ادائیگی کے بعد پوری آمدنی دتف کو ہوتی ہے گی۔ اس کے علاوہ سائنس، طیخناوجی، اور دستکاری کے کاموں کے لئے بھی بڑے پیمانہ پر امدادی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں صوبہ کے تین سو متوالیوں کو تفصیل بھی پختی پختی جا رہی ہے۔ تفصیل کے لئے اپنے ضلع کی کلکٹریٹ میں قائم وقف کے دفتر پر گم دتف سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہے۔

اجنبی بیت العوام کے کارکنانے اعزازی طور پر تبلیغے نہم

و حوصلہ کے ساتھ تحریکیں میں سرگرم علم سے ہیں۔ اسے سلسلہ میں

اجنبی کوئی عطیہ یا چدہ قبول نہیں کرتی نہ اجنبی نے کسی سفر

یا ادارہ کو چڑھا کرنا کامیاب کرے برائے گرم یہ بات نوٹ کر دے۔

اجنبی بیت العوام اتر پر دیش آپ کو خدمت خلق اور بہبودی قوم کے لئے دعوت عمل دیتے ہیں۔ وہ ایک تحریک رکھنے کے مقامی سطح پر سب مسلمان ایک یلدیٹ فارم پر جمع ہو کر اپنے اپنے اقباہات دشہروں میں اجتماعی بکھڑاں بنائیں اور ایک ایسے مسافر خانہ کی بنیاد ڈال کر ثواب دارین ہا صحتیں کریں، جس کے دروازے برندہب دلت کے سافر زدن کے لئے کھلے ہوں۔ اراجین اجنبی نے بننے والے مسافر خانوں اور مسلم یوتھ ہا ٹلس میں لائبریری قائم کرنے کے لئے ایک وہی ایسے ادارے کیا گی کہ مختلف موضوعات پر ستاؤ کیاں کا ایک سیٹ مہینا کر دے۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی، آور حضرت مولانا سید کاصب احمد صاحبان کی نیک خواہشات ہمکے ماتحت ہیں

لئے رجوع کے لئے تفصیلی مذکور ہے۔

نعمت اللہ بلڈنگ

چودھری شرف الدین

نعمت اللہ درد

کنویسہ
نوٹ
نکھنے
نکھنے

48602

دون نمبر

اجنبی بیت العوام۔ اتر پر دیش

اہل خیر حضرت شاہ

الحمد لله رب العالمين والسلام على سيد المرسلين سيدنا محمد واله وآصحابه آمين

دارالعلوم ندوة اعلاء محاج تعارف نہیں ہے، اس کے قیام کو بفضل تعالیٰ ست افواز سال ہو گئے ہیں، خدا کا شکر ہے کہ اس شایانیں اس نے گواہ قدر علمی اور دینی خدمات انجام دی ہیں، عالم دراز سے حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی ناظم کی توجہ اور سرپرستی حاصل ہے جن کے دور نظامت میں وہ ایک عظم اسلامی مرجع بن گیا ہے، اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور دینی زندگی کیلئے اس کے طلبہ، اس لذہ اور کارکنان حسب توفیق کوشاں ہیں۔

O اس وقت کا علم العلوم ندوۃ العلما میں ہندوستان کے علاقوں کے علاوہ ملٹشاں چھان لیند جنوبی افریقہ یونگٹا اور دوسرا ممالک کے طلباء بھی زیر تعلیم ہیں، مختلف ملکوں سے برایہ داخلہ کی درخواستیں آئیں رہتی ہیں، انتہ کے فضل سے عصر ممالک میں ندوۃ العلما کو بڑی قدر کی تکالفاً سے رکھا جاتا ہے اور ملائیں اس کے طلباء میں اس کی تعلیم و تربیت سے استفادہ کی خواہش روزافرود ہے، ان اساب کی بنابرادر داخلوں کی تعداد ہمہ سال غیر معنوی اضافہ ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے نئی اقامت گاہوں کی ضرورت پیش آ رہی ہے، اس کے علاوہ دارالعلوم کے مختلف شعبوں پر مدد و نفع کیلئے

علاحدہ مسقفل عمارتیں درکار ہیں جیکے باوجود طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے ان کے قام کے نظر میں دشواری سائے رواق نعمانی کے مشرقی بازوی میں کے باوجود طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے ان کے قام کے نظر میں دشواری سائے آتی رہتی ہے، خاص طور سے بڑی طلبے کے قام کا کوئی مسقفل نظر نہیں ہے۔ سرپرستوں کے قیام کی سہولت بھی موجودہ اقامت گاہوں کی تنگی کی وجہ سے ممکن نہیں ہو سکی ہے اس نے مزید اقامت گاہوں کی ضرورت باتی ہے۔ حضرت ایسا نے مزید اقتدار کرام کے لئے متعذر رہائشی مکانات کی تعمیر کے باوجود ضرورت باتی ہے، اس کو دیکھتے ہوئے مزید رہائشی مکانات تعمیر کرنا ہوئے۔

پریس اور مختلف دفاتر کے علیحدہ ایک عمارت بھی عرصہ سے زیر تجویز رہتی ہے،

پریس اور دفاتر کی عمارت | دفاتر کی عمارت پا یہ تکمیل کو یہو پر ہے پریس کی عمارتیں فروختیاں کے دارالعلوم کی عمارت صرف تعلیمی اغراض، ہی میں استعمال ہو، سارے درجات اسی میں رہیں، جگہ کی تنگی کی وجہ سے جوانشہار کبھی کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جائے دارالعلوم کی وسیع مسجد پر چہار ہر سو میں ڈومن تبہہ توسعہ کے مرحلے سے گزر چکی ہے، طلبہ کے افادہ مسجد کی توسعہ کی وجہ سے یہی مسجدی محسوس ہوتی رہتی ہے۔

مسجد کی توسعہ | تخفیفیظ القرآن، مکانہ مسٹانویہ کے طلبہ کی جماعت الگ الگ ان کے دارالاقاموں میں ہوتی ہے،

اوہم کئی سال سے موسم گرامیں پانی کی قلت ہو رہی ہے، ایام ان حدود دارالعلوم کو ہو کچھ پریشانی ہوتی ہے وہ آب رسانی | توہونی ہی ہے، تعمیر کی کام بالکل بند ہو جاتے ہیں، خالی ہے تک ایک بڑی تنگی اور فرش تیوب اولیں کا انتظام فزورت ہے، اور بخشنامہ ضروریات کے بھلی کے نظام میں تبہہ تسلی ملی لائی جا رہی ہے، ان تمام کاموں کی تکمیل کے لئے تکڑی رقم کی ضرورت ہے، دو توں کام شروع کر دیتے گئے ہیں۔ اب ختم حضرت اسے امید ہے کہ یہ اس کام میں دل بھوول کر حضنه کیں اجنبی دارالعلوم اور خاص طور پر معبد دارالعلوم میں باوجود وسعت کے تنگی محسوس ہونے لگی ہے، اسال کہ طلبہ کو دارالعلوم | واپس گیا گا ہے۔ اسی طرح دارالعلوم میں بہت سے داخلے مخفی انہی محصوروں کی بانی پر ہیں کئے باقی نہیں کیے صورت حال ذمہ داران دارالعلوم کے لئے باغث فکر ہے اور بعض جگہ کی تنگی کی وجہ سے شا لفیں علم دین ضروری تعلیمی سامان کی کمی کی وجہ سے مفید علمی و دینی منصوبے پوری وجہ ویکھوئی کے محتاج رہتے ہیں۔

سال روں حفظ، ابتدائی، ثانوی، دراسات غلبیا اور مقامی مکاتب میں زیر تعلیم طلبہ کی جمیعی تعداد ۲۹۰۰ سے جدید اعداد و شمار | ان گذشتات کے بعد آسے ہماری درخواست کے وقت کی اس اسم ضرورت مکان اور دارالعلوم ایجاد کو میں علوم دین کے ماکر کی حفاظت کی اس سے بہتر کوئی سیل اور اس سے زیادہ پائیدار کوئی صدقہ جاریہ نہیں۔

نوٹ: چک یا لانٹ بنی گرد منصب ذیل سے مطبعت قائمی، مسجد تمہس مکانی پر موقوف ہے۔ چک یا لانٹ پر صون = نجیب : NAZIM NADWAT-UL-ULAMA P.O. BOX NO. 93, NEW DELHI, INDIA